OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
July-September-2022
Vol: 7, Issue: 27
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

مسلمانان برصغیر کے سیاسی شعور کی بیداری میں سید نعیم الدین مرادآبادی کا کردار: تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Syed Na'īm Al-Dīn Murādabādi's Role in Political Awakening Among the Muslims of Indian Subcontinent

Hafiz Muhammad Asif Tahir
M. Phil. Govt. College, University, Lahore:
asiftahir22@gmail.com

Muhammad Abid Nadeem
Associate Professor Govt. College, University, Lahore:
dr.mabidnadeem@gcu.edu.pk

ABSTRACT

After the war of independence in 1857, the Muslims fell into the trench of decay and collapse. The menace of English rule and Hindu majority was a big threat to the Muslim existence. Since the inception of British rule, the Muslims were in an endeavor to preserve their identity. For this objective many Muslim leaders had to bear the hardships. After a long struggle Muslims were able to establish a separate homeland for their existence. It was possible not only through political movement but also through education and religious motivation. For this purpose many political and religious leaders played their role effectively. Syed Na'īm Al-Dīn Murādabādi's was one among such personalities. His services are multidimensional. He not only organized the Muslims of Sub continent but also presented his Two Nation theory and the idea of separate homeland for the Musilms long before 'Allāma Dr. Muhammad Iqbāl. He also tried to provide the new born country Pakistan legal bases to run the state affairs. This article is an endeavor to highlight his services rendered in political sphere of the Subcontinent.

Keywords: War of Independence, Syed Na'īm-al-Dīn Muārādabādi, Subcontinent, Two Nation Theory

انسانی تاریخ کی طرح مسلمانان برصغیر کی تاریخ بھی نشیب وفراز سے عبارت ہے۔1707ء میں اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد مسلمانان برصغیر سیاسی، مذہبی، اخلاقی لحاظ سے زوال کا شکار ہوئے۔ صحیح فکر علماء وصلحا اس تکلیف دہ صورتحال سے افسردہ تھے انہوں نے نہ صرف مسلمانان برصغیر کی اصلاح وفلاح کیلئے کوششیں کیں بلکہ ان کے ایمان کی بھی حفاظت کی اور ان کو سیاسی، سماجی ومذہبی لحاظ سے مضبوط ومستحکم کیا۔اس حوالے سے شاہ ولی اللہؒ کی(1703-1762)اصلاحی تحریک قابل قدر ہے،حاجی شریعت اللہ(1764-1840)کی فرائضی تحریک بھی اصلاح احوال کیلئے کارگر ثابت ہوئی،مولانا احمد رضاخان بریلوی(1856-1921)کی شخصیت ایسی ہے جن کی خدمات نہ صرف مسلمانان برصغیر بلکہ عالم اسلام کیلئے قابل قدر ہیں انہوں نے مسلمانان ہند کو رہنمائی کیلئے ایک ایسا گوہر یکتا عطا کیا جس نے نہ صرف اسلامیان ہند کی مذہبی، علمی، سیاسی، سماجی، اخلاقی اور فکری میدان میں رہنمائی کی بلکہ اسلام مخالف تحریکات کے سامنے سد سکندری قائم کی اور مسلمانان ہند کو متحد کرکے پاکستان کے حصول کی راہ ہموار کی۔دنیا اس نابغہ روزگار شخصیت کو صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی کے نام سے جانتی ہے۔

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی کی ولادت 21 صفر المظفر1300ھ بمطابق یکم جنوری1883ء کو مراد آباد (یوپی، بھارت) میں ہوئی۔آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا اور 1902ء میں20سال کی عمر میں مدرسہ امدادیہ سے دستار فضیلت حاصل کی[1]۔علوم عقلیہ ونقلیہ مولانا سید گل محمد صاحب جبکہ طب میں حکیم شاہ فضل احمد امروہی سے تلمذ کیا، شاعری میں اپنے والد ماجد استاذ الشعراء مولانا معین الدین نزہت سے فیضیاب ہوئے۔[2]مولانا سید محمد گل نے اپنے لائق وفائق تلمیذ کو چاروں سلسلوں اور جملہ اوراد ووظائف کی اجازت وخلافت عطا کی۔ شیخ المشائخ سید علی حسین صاحب اشرفی میاں کچھوچھوی نے بھی خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔آپ کو"خسرو بارگاہ اشرفی"کے لقب سے بھی یاد کیا جاتاہے۔

---

[1]۔علامہ عبد الحکیم شرف قادری، خلفاء امام احمد رضا،(لاہور، مکتبہ شمس وقمر س۔ن)، ص128
Allāma ʿAbdul Hakīm Sharf Qādrī, Khulafā Imām Aḥmad Raza, (Lahore, Maktba Shams o Qamar (No Year of Publication), P:128

[2]۔محمد احمد ترازی، قومی وملی تحریکات میں صدر الافاضل کی سیاسی بصیرت اور کردار وعمل،(کراچی، افق پبلیکیشنز، س۔ن)، ص2
Muhammad Ahmad Tarāzī, Qawmī wa Millī Teḥrīkāt main Ṣadr Al Afāzil kī Siyasī BaṢīrat aūr kirdār wa Ama l,(Karachi,Ufaq Publications, No Year of Publication), Page: 2

اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی نے بھی آپ کو خلافت و اجازت عطا فرمائی اور "صدر الافاضل" کا لقب عطا کیا۔[3] مولانا ابو الکلام آزاد کے البلاغ اور الہلال میں زور دار مضامین لکھے۔1320ھ میں الکلمۃ العلیاء لکھی جو علمی اور نظریاتی دنیا میں بڑی مشہور ہوئی[4]

سید نعیم الدین مراد آبادی کے تیار کردہ مذہبی، سیاسی و سماجی قائدین:

سید نعیم الدین مراد آبادی نے سینکڑوں ایسے تلامذہ تیار کئے جنہوں نے برصغیر پاک و ہند کے علمی، سیاسی و سماجی میدان میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں

علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری (بانی و سابق صدر مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان)، علامہ ابو البرکات سید احمد قادری (ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف، پاکستان)، مولانا مفتی محمد عمر نعیمی (جامعہ نعیمیہ، مراد آباد، بانی دارالعلوم نعیمیہ، کراچی)، پیر محمد کرم شاہ نعیمی الازہری (دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ، مصنف تفسیر ضیاء القرآن)، مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی (مصنف تفسیر نعیمی، شارح مشکوۃ المصابیح)، مفتی سید محمد مختار اشرفی جیلانی کچھوچھوی (کچھوچھہ شریف، ہند)، مفتی حبیب اللہ نعیمی اشرفی بھاگلپوری (صاحب فتاویٰ حبیبیہ)، مفتی سید غلام جیلانی میرٹھی (صاحب بشیر النحو و بشیر الکامل)، مفتی عبد العزیز اشرفی مراد آبادی، مبارکپوری (بانی جامعہ اشرفیہ ، مبارکپور)، مولانا مفتی محمد حسین نعیمی (بانی دارالعلوم جامعہ نعیمیہ، لاہور)، مولانا مفتی محمد نور اللہ نعیمی (بانی دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور، اوکاڑہ)، مفتی سید غلام معین الدین نعیمی (مترجم کشف المحجوب والشفاء)، مفتی محمد اجمل قادری، رضوی، سنبھلی (صاحب فتاویٰ اجملیہ)، مفتی اعظم کانپور مولانا مفتی رفاقت حسین اشرفی، کانپوری، مولانا مفتی سلیمان نعیمی اشرفی بھاگلپوری (جامعہ اشرفیہ، مبارکپور)، مفتی اعظم راجھستان علامہ مولانا مفتی اشفاق حسین قادری نعیمی[5]

---

[3]۔ بشارت علی صدیقی، صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی حیات و خدمات-ایک نظر میں، (حیدر آباد دکن، اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، 2017ء)، ص1،2

Bshārat Ali Sidīquī, Sadr al Afāzil Syed Naīm al Dīn Murādabādī Hayāt o Khidmāt aik Nazar myṉ, (Haydarabād, Ashrafia Islamic Foundation, 2017),P:1,2

[4]۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، تذکرہ علمائے اہلسنت وجماعت لاہور، (لاہور، مکتبہ نبویہ، 2013ء)ص، 355

Iqbāl Ahmad Farūqi, Pīrzāda, Tazkira Ulamā Ahl e sunnat wa Jamā‘t (Lahore, Maktaba Nabavia, 2013),page:355

[5]۔ بشارت علی صدیقی، صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی حیات و خدمات-ایک نظر میں، ص، 5،6

سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی سیاسی خدمات:

سید نعیم الدین مرادآبادی محدث، مفسر، مفتی، طبیب، شاعر، قادری صوفی، جامعہ نعیمیہ مرادآباد کے بانی، آل انڈیا سنی کانفرنس کے ناظم اعلیٰ، تحریک پاکستان کے رہنما، ماہنامہ "السواد الاعظم" مرادآباد کے بانی اور بیس کتب کے مصنف ہیں۔ آپ کی دو تالیفات تفسیر خزائن العرفان اور کتاب العقائد کے انگریزی میں تراجم بھی ہو چکے ہیں[6] چوہدری رمضان کشمیری سید نعیم الدین مرادآبادی کی سیاست دانی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "علم سیاست ایک کٹھن منزل ہے، سید نعیم الدین مرادآبادی میدان سیاست کے نہ صرف شہسوار تھے بلکہ ایک عظیم قائد و رہنماء بھی تھے۔ آپ کی سیاست دانی بے مثل تھی۔ آپ نے ہر سیاسی مسئلے کو کتاب و سنت کی روشنی میں جانچا اور پرکھا"[7]۔

سید محمد نعیم الدین مرادآبادی کی تنظیمی کوششیں:

مولانا محمد عبد الحامد بدایونی سید نعیم الدین مرادآبادی کی دینی و سیاسی و تنظیمی کاوشوں بارے لکھتے ہیں:

"صدر الافاضلؒ کی ذات طبقہ اہلسنت میں اتحاد کی علامت تھی۔ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ وہ ہندوستان میں علماء اہلسنت کے بکھرے ہوئے شیرازے کو مجتمع کریں۔ ان کا ایک متحدہ پلٹ فارم ہو، جس پر تمام عناصر اہلسنت یکجا ہو کر کام کریں۔ ابو المحامد مولانا سید محمد صاحب اشرفی محدث کچھوچھویؒ اور صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی دونوں بزرگوں نے اپنے اخلاص سے علمائے بدایوں اور بریلی کے دیرینہ اختلافات مٹا کر ایک نقطہ نظر پر لانے کیلئے کوشش شروع کی۔ دونوں بزرگوں کی کوشش سے علمائے بریلی وبدایوں کے اختلافات ختم ہوئے اور دونوں گروپ جماعتی تنظیم اہلسنت کی ترقی و سربلندی کی تحریک کے موید ہو گئے"۔[8]

Bshārat Ali Sidīqī, Sadr al Afāzil Syed Naīm al Dīn Murādabādī Hayāt wa Khidmāt aik Nazar myn̲, ,P:5,6

[6]۔ عبد الحق انصاری، دلائل الخیرات کی سند نعیمی، (اوکاڑہ، فقیہ اعظم پبلیکیشنز، بصیر پور، 2009ء)، ص40

Abdul Haq Ansāri, Dalāil ul Khairāt ki Sanad e Naeemi, (Okār̲a, Faqīh e A‘zam Publications, Basīrpur ,2009), p:40

[7]۔ چوہدری رمضان کشمیری، حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی بحیثیت سیاست دان، (لاہور، ماہنامہ النعیمیہ، 2004ء) جلد 1، شمارہ 3، ص146

Ch.Ramadān Kashmīrī,Hazrat Molānā Naīm al Dīn Murādabādī, Bahesiyyat Siyāsatdān, Monthly Journal, Al Naeemia, (Lahore, 2004),V:1,P:146

[8]۔ مولانا عبد الحامد بدایونی، صدر الافاضل کی دینی و سیاسی اور تنظیمی کاوشوں پر ایک نظر، (لاہور، ماہنامہ النعیمیہ، 2004ء)، ص103

تحریک خلافت وترک موالات میں مسلمانوں کی رہنمائی:

تحریک خلافت (1919ء-1923ء) کے دوران مسلمانوں اور ہندوؤں نے ترکی کی خلافت عثمانیہ کی بحالی اور حجاز مقدس کے تحفظ لئے مشترکہ جدوجہد کا آغاز کیا تو ہندو مسلم تعلقات اس حد تک پہنچ گئے کہ ہندو مقتدا اور مسلمان لیڈر مقتدی بن گئے، ہندوؤں کی خوشنودی کیلئے شعائر اسلام کا بھی پاس نہ کیا گیا ایسے حالات میں سید نعیم الدین مراد آبادی نے مسلمانوں کی فکری رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ

"سلطنت اسلامیہ کی تباہی اور بربادی اور مقامات مقدسہ کا ہاتھوں سے نکل جانا ہر مسلمان کو اپنے اور اپنے خاندان کی تباہی اور بربادی سے زیادہ شاق اور گراں ہے اور اس صدمہ کا جس قدر بھی درد ہو، کم ہے۔ سلطنت اسلامیہ کی اعانت اور خادم الحرمین کی نصرت و مدد مسلمانوں پر فرض ہے لیکن یہ کسی صورت جائز نہیں کہ ہندوؤں کو مقتدا بنالیا جائے اور دین و ایمان کو خیر باد کہہ دیا جائے۔ اگر اتنا ہی ہوتا کہ مسلمان مطالبہ کرتے اور ہندوان کیساتھ متفق ہو کر "بجاہے، درست ہے" پکارتے، مسلمان آگے ہوتے اور ہندوان کے ساتھ ہو کر ان کی موافقت کرتے تو بے جانہ تھا لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہندو امام بنے ہوئے آگے آگے ہیں، کہیں ہندوؤں کی خاطر قربانی اور گائے کے ذبیحہ کے ترک کی تجاویز پاس ہوتی ہیں، اسلامی شعائر مٹانے کی کوششیں عمل میں لائی جاتی ہیں، کہیں پیشانی پر قشقہ کھینچ کر کفر کا نشان نمایاں کیا جاتا ہے، کہیں بتوں کے سامنے پھول اور ریوڑیاں چڑھا کر توحید کی دولت برباد کی جاتی ہے، کروڑوں سلطنتیں ہوں تو دین خدا پر فدا کی جائیں، مگر دین کو کسی سلطنت پر برباد نہیں کیا جاسکتا"[9]۔

سلطنت اسلامیہ کی اعانت اور مسلمانان ہند کیلئے لائحہ عمل:

سید نعیم الدین مراد آبادی ہندوستانی مسلمانوں کیلئے سلطنت اسلامیہ کے حوالے سے واضح لائحہ عمل دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "سلطنت اسلامیہ کی اعانت اور مقامات مقدسہ کی حمایت و حفاظت لئے ہر طرح کی تدبیر عمل میں لائیں، لیکن اپنے مذہب کو محفوظ رکھیں۔ اپنے آپ کو ہندوؤں کے ہاتھوں میں نہ ڈالیں، اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں، اپنی عقل و حواس کو معطل نہ کریں۔ نہایت فرازنگی کیساتھ اپنے نیک و بد، اپنے انجام و مآل پر نظر ڈالیں، بیشک

Molānā ‘Abdul Hamid Bidāyuni,Sadar ul Afāzil ki dīni or Tanzīmī kāwishon par aik Nazar, MonthlyJournal,Al Naeemia,(Lahore, 2004), V:1,P:103

[9]۔ علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی، حالات حاضرہ، (السواد الاعظم، مراد آباد، شوال المکرم 1338ھ)، ص16

Syed Naīm al Dīn Murādabādī, Hālāt e Hāzira,(Murādabād,Alswād ul Azam,Shawwāl,: 1338),p:16

سلطنت اسلامیہ کی مدد کرنا فرض ہے لیکن مسلمانوں کی عزت، حرمت اور زندگی کو بے فائدہ خطرے میں ڈالنا بھی جائز نہیں"۔[10]

تحریک خلافت کے دوران 1921ء میں خلافت کمیٹی کے قائدین نے ترک مولات کی تحریک شروع کی تو اس تحریک کے کارپردازوں کا ہندوؤں اور دیگر ہندوستان میں آباد غیر مسلموں کیساتھ تعاون شدت سے جاری تھا یہ ترک تعاون کی تحریک صرف انگریزی حکومت کے خلاف تھی اس دوران سید نعیم الدین مراد آبادی نے ایک جامع مقالہ "موالات" کے عنوان سے تحریر کیا اور ہندوستان میں جابجا چھپوا کر تقسیم کیا۔ جس کا مقصد آنے والے مستقبل کے خطرے سے بروقت آگاہی تھی اور اس مقالہ میں سید نعیم الدین مراد آبادی نے واشگاف الفاظ میں لکھا کہ ہندوؤں اور دیگر غیر مسلموں سے تعاون و دوستی حرام ہے۔[11]

سید محمود رضوی اس حوالے سے رقمطراز ہیں کہ "لیڈران تحریک خلافت کے ترک مولات، ممانعت ذبیحہ گاؤ، ہندوستان سے ہجرت جیسے اقدامات مسلمانان ہند کیلئے سیاسی و اقتصادی لحاظ سے سخت نقصان دہ ثابت ہوئے، حالات حق گوئی کیلئے سازگار نہ تھے، ہندو اپنی عیاری کیساتھ ہندوستان میں خالص ہندو راج کی راہ ہموار کر رہے تھے اور مسلمان لیڈران کی خوشنودی اور بھائی چارہ کے نشہ میں مخمور ہو کر بے راہ روی کے دریا میں غوطے لگا رہے تھے اس پر آشوب دور میں بریلی سے اعلیحضرت فاضل بریلوی جبکہ مراد آباد سے صدرالافاضل مرادآبادی نے پرچم صداقت بلند کیا"[12]

جماعت رضائے مصطفی کا قیام:

شدھی تحریک کے بارے میں سردار محمد اکرم بٹر لکھتے ہیں کہ "1344ھ / 1925ء میں جب شدھی تحریک چلی تو اس سے مدافعت کیلئے صدر الافاضلؒ نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ بریلی میں جماعت رضائے

[10]۔ علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی، حالات حاضرہ، (السواد الاعظم، مرادآباد، شوال المکرم، 1338ھ)، ص16
Syed Naīm al Dīn Murādabādī, Hālāt e Hāzira, (Murādabād Alswād ul Azam,Shawwāl, 1338),p:16

[11]۔ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی، حیات صدر الافاضل، (لاہور، فرید بک سٹال، 2000ء)، ص121
Muftī Syed Ghulām Moīn al Dīn Naīmī, Hayāt e Sadar ul Afazil, (Lahore, Farīd Book Stall, 2000), P:121

[12]۔ سید محمود احمد رضوی، صدر الافاضل اور تحریکات اسلامیہ، (لاہور، ماہنامہ النعیمیہ، 2004ء)، ج1، ش3، ص79
Syed Mehmūd Ahmad Rizvī, Sadar ul Afāzil or Tehrīkāt Islāmia,(MonthlyJournal,Al Naeemia,Lahore, 2004,V:1,P:146

مصطفی قائم کی گئی جس کے تحت اس فتنہ ارتداد کا مقابلہ کیا گیا۔ صدر الافاضل نے آگرہ میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا اور یہاں سے متھرا، بھرت پور اور اجمیر کے طوفانی دورے کئے ہزروں مرتد دوبارہ داخل اسلام ہوئے اور بالآخر آپ کی تبلیغی کوششوں سے شدھی کا فتنہ اپنی موت آپ مر گیا"[13]

سید محمود رضوی شدھی تحریکلے حوالے سے صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "1341ھ بمطابق 1923ء کے آغاز میں جب ہندوؤں نے سوامی شردھانند کی مدد سے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی سکیم بنائی تو صدر الافاضل مرادآبادی نے السواد الاعظم مرادآباد کے ہر شمارے میں شردھانند کے قرآن اور اسلام پر اعتراضات کے جواب دیئے اور اپنی تقریر اور تحریر کیساتھ شدھی تحریک کا مقابلہ کیا اور صدر الافاضل کی نگرانی میں بننے والی جماعت رضائے مصطفیٰ کے علماء کی تبلیغ سے ساڑھے چار لاکھ مرتد مسلمان ہوئے اور ڈیڑھ لاکھ ہندو مسلمان ہوئے"[14]

علی برادران اور مولانا عبد الباری فرنگی کی توبہ:

تحریک خلافت کے قائد مولانا محمد علی جوہر حضرت صدر الافاضلؒ سے ملنے مراد آباد آئے اور حضرت صدر الافاضلؒ نے انہیں ہندو اتحاد کے عواقب سے اور مستقبل کے خطرات سے آگاہ کیا تو مولانا محمد علی جوہر نے حضرت صدر الافاضل کو گواہ بنا کر میں اب ہندو مسلم اتحاد سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ ہندوؤں سے میل ملاپ نہ رکھوں گا اور اسکے بعد مولانا شوکت علی جوہر نے بھی مراد آباد حاضر ہو کر حضرت صدر الافاضلؒ کے دست حق پرست پر توبہ کی۔ مولانا عبد الباری فرنگی محلی نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کے مواخذے پر تحریک خلافت میں ہندوؤں کیساتھ تعاون پر علی الاعلان توبہ کی۔[15]

---

[13]۔ سردار محمد اکرم بٹر، زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے، (لاہور، ادارہ نوید سحر، 2016ء)، ص39

Sardār Muhammad Akram Butter,Zamīn Khā Gai Asmān Kaisey Kaisey ,(Lahore, Adārah Navīd Sahr, 2016), P:39

[14]۔ سید محمود احمد رضوی، صدر الافاضل اور تحریکات اسلامیہ، ماہنامہ النعیمیہ، ص81

Syed Mehmūd Ahmad Rizvī, Sadar ul Afāzil or Tehrīkāt Islāmia, Monthly Journal, al Naeemia, P:146

[15]۔ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی، حیات صدر لافاضل، ص171

Muftī Syed Ghulām Moīn Ul Dīn Naīmī, Hayāt e Sadar ul Afazil, P:171

سید نعیم الدین مرادآبادی قوم مسلم کے مستقبل بارے رہنمائی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "اے قوم مسلم! اے خواب غفلت کے گرفتار بیدار ہو !اے نشۂ خودی کے سرشار ہوش میں آ، اپنی درستی حال کی طرف ہمہ تن مصروف ہو۔ اگر یہ وقت بھی غفلت میں نکال دیا تو پھر مرض ناقابل علاج ہو جائے گا اور چارہ گروں کو تدبیر کا موقع بھی نہ ملے گا"[16]

بدقسمتی سے اب تک مسلمانوں میں کچھ بیداری نہیں،اور اپنے تحفظ کی تدبیر سے وہ بالکل غافل ہیں۔ قرض کیلئے اب تک ہندو مہاجنوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ مسلمانوں کو آنکھیں کھولنا چاہیں، یہ خواب غفلت کا نہیں ہوش میں آنے کا وقت ہے۔ بے کار لوگوں کو کسی طرح کام پہ لگائیں، قرض لینے کی عادت ترک کریں ،دولت مند طبقہ اچھی طرح اطمینان کر لینے کے بعد قابل لوگوں کو تجارت کیلئے سرمایہ دیں،روپیہ بنکوں میں جمع کرنے کی بجائے جائیدادیں،زمینیں اور دکانیں خریدیں،ان تحریکوں کو زبان اور قلم سے رائج کریں، مسلمانوں کی رغبت کیلئے ہر فرد مستعد اور سرگرم رہے تو ان شاء اللہ العزیز قلیل عرصہ میں قوم کی حالت بدل جائے گی۔[17]

آل انڈیا سنی کانفرنس کی تاسیس:

شدھی تحریک کے بعد سید نعیم الدین مرادآبادی نے مسلمانوں کے ضمیروں کو جھنجوڑا اور ان کو باور کرایا کہ اب بھی تم منظم نہ ہوئے اور ہوش میں نہ آئے تو ہندو تمہارے ساتھ بہت بھیانک کھیل کھیلیں گے۔ اس کیلئے تیار ہو جاؤ۔ مسلمانان برصغیر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کیلئے صدرالافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی نے پورے ہندوستان سے اکابرین اہلسنت کو 1344ھ / 1925ء جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں جمع فرمایا اور غور و خوض کی دعوت دی۔ چار دن تک غور و خوض کی مجلس چلی اور بالآخر تمام علماء و مشائخ کی متفقہ آراء سے ایک سنی سپریم کونسل بنام "آل انڈیا سنی کانفرنس یعنی الجمعیۃ العالیہ المرکزیہ" کی بنیاد رکھی گئی[18]۔

---

[16]۔ علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی، مسلمانوں کا مستقبل،(مراد آباد، السواد الاعظم، جمادی الاولیٰ1346ھ)، ص6
Syed Naīm al Dīn Murādabādī, Musalmāno kā Musatqbil,(Murādabād, Alswād ul A'zam, Jamadī Ul Awwal,1346),p:16

[17]۔ علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی، مسلمانوں کیلئے ایک عظیم خطرہ، مرادآباد، السواد الاعظم، ربیع الثانی1346ھ ص7،6
Syed Naīm al Dīn Murādabādī, , Musalmāno kay liye Aik Azīm Khatra, (Murādabād,Alsawād ul A'zam,:Rabī ul Thānī ,1346),p:6،7

[18]۔ ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری، تحریک پاکستان میں مولانا نعیم الدین مرادآبادی اور ان کے مشاہیر خلفاء کا حصہ،(لاہور، حماد احمد جاوید فاروقی پبلشرز، س۔ن)، ص،59

اکابرین اہل سنت نے متفقہ طور پر صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کو آل انڈیا سنی کانفرنس کا ناظم اعلیٰ اور امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کو صدر نامزد کیا۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا شاہ حامد رضا خان بریلوی نے کی۔ سید نعیم الدین مراد آبادی نے ہندوستان کے کونے کونے میں اجلاس اور کانفرنسز منعقد کیں اور سنی مسلمانوں کو متحد کیا۔[19]

سید نعیم الدین مراد آبادی السواد الاعظم میں "علماء سیاست کی طرف توجہ فرمائیں!" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ

علمائے دین و پیشوایان اسلام اب قدم اٹھائیں۔ گوشہ تنہائی سے نکلیں۔ اس لئے نہیں کہ انہیں جاہ ملے، یا منصب ملے۔ اس لئے نہیں کہ حکومت کا مزہ حاصل کریں فقط اس لئے کہ دین کی حفاظت ہو۔ اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کیخلاف پیش ہونے والی تجاویز کو روک سکیں اور مسلمانوں کے مستقبل کو خطرہ سے محفوظ رکھ سکیں۔ ڈسٹرک اور میونسپل بورڈوں میں کیا ہو رہا ہے؟ آپ کو جلد سے جلد مستعد ہو جانا چاہیے اور اگر جماعت علماء اس طرح میدان عمل میں آگئی تو ان شاء اللہ العزیز اسلام و مسلمین کی بہت بڑی حمایت ہو گی[20]

سنی کانفرنس کے احیاء کے حوالے سے سید نعیم الدین مراد آبادی خود واضح کرتے ہیں کہ

"عرصہ تک میں خاموش بیٹھا رہا، کئی سال ہوئے جب ایک جلسہ کے اجتماع میں کچھ صاحبوں نے اہل سنت کے نظم کی استدعا کی، میں نے عرض کیا کہ آپ اس کام کو انجام دیجئے، اس کی سربراہی فرمایئے، میرے لئے جو آپ ادنیٰ سے ادنیٰ خدمت تجویز کریں، میں حاضر ہوں، لیکن انہوں نے کوئی عملی اقدام نہیں کیا۔ فتنے روز بروز زیادہ ہوتے گئے اور اہل سنت کا انتشار بڑھتا گیا، اغیار کی چیرہ دستیوں سے اہل سنت کا وجود ہی خطرہ میں نظر آنے لگا تو اس

Dr.Jalāl Ul Dīn Ahmad Noorī, Tehrīk Pakistan main Molānā Naīm al Dīn Murādabādī or unkay Mashāhīr Khulafa Ka Hissa, (Lahore, Hammād Ahmad Jāved Fāruqi Publishers,No Year of Publication),p:59

[19]۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری، عظمتوں کے پاسباں، (لاہور، مکتبہ قادریہ، 2000ء)، ص313

Allāmaʿ Abdal Hakīm Sharf Qādrī,Azmaton Kay Pāsbān,(Lahore,Maktba Q ādria, 2000),P:313

[20]۔ علامہ محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی، مقالات صدر الافاضل، (نفیس احمد بک سیلر، سنبھل، انڈیا، 2018)، ص392

Allāma Muhmmad Zulfqār Khān Na'īmī Kakrālvī,,Maqālāt Sadar ul Afāzil,(Nafīs Ahmad Book Seller,Sambhal,India,2018), P:392

پیرانہ سالی وضعیفی اور گوناگوں امراض کے باوجود میں نے تمام ہندوستان کے اہل سنت کو منظم و مرتبط کرنے کیلئے پھر سنی کانفرنس کا احیاء کیا"[21]۔

الجمعیۃ العالیہ المرکزیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس) کے اغراض و مقاصد:

1۔ ہندوستان کے سنی مسلمانوں کی کثیر تعداد کے انتشار کو دور کر کے ان کی تنظیم جدید کی جائے اور انفرادی طور پر مذہبی کام کرنے والوں میں ایک ربط پیدا کر کے متحدہ قوت بنایا جائے۔

2۔ ہندوستان کے ہر شہر، قصبے اور دیہات میں اسلامی انجمن قائم کرنا اور موجودہ انجمنوں کو جمعیۃ عالیہ میں مدغم کر کے مربوط کرنا۔ تبلیغی کام کیلئے خاص مدارس کھولنا۔

3۔ مذہبی تعلیم عام کرنے کیلئے مسلمانوں کے ہر طبقے کو مذہب سے باخبر رکھا جائے۔

4۔ انگریزی خواں طلبہ کیلئے مذہبی تعلیم کیلئے خاص اہتمام کیا جائے۔

5۔ مزدوروں اور پیشہ وروں کی تعلیم کیلئے مدارس شبینہ جاری کئے جائے۔

6۔ مسلمانوں کو تجارت کی طرف مائل کرنا اور ان کی معاشرت میں اصلاح کرنا۔

7۔ مسلمانوں کو قرض کی عادت چھڑانا اور ایسی تدابیر کرنا کہ مسلمان اپنی ضرورتیں خود پوری کریں اور غیر اقوام کے سامنے قرض کیلئے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے محفوظ رہیں۔

8۔ بے کار مسلمانوں کیلئے ذریعہ معاش تجویز کرنا اور انہیں کام پر لگانا۔[22]

دو قومی نظریے کی حمایت اور تقسیم ہند کا تصور:

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کہتے ہیں کہ برصغیر کی آبادی میں "دو قومی نظریہ کا فروغ، آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کا انعقاد اور مرادآباد میں جامعہ نعیمیہ کی بنیاد آپکی کوششوں کا ثمرہ ہے"[23]

[21]۔ علامہ محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی، مقالات صدر الافاضل، ص560
Allāma Muhmmad Zulfqār Khān Na‘īmī Kakrālvī,,Maqālāt Sadar Ul Afāzil,Page:560

[22]۔ ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری، تحریک پاکستان میں مولانا نعیم الدین مرادآبادی اور ان کے مشاہیر خلفاء کا حصہ، ص60،59
Dr.Jalāl Ul Dīn Ahmad Noorī, Tehrīk Pakistan main Molānā Naīm al Dīn Murādabādī or unkay Mashāhīr Khulafa Ka Hissa,page:59

[23]۔ محمد عالم مختار حق، مجالس علماء، (لاہور، مکتبہ نبویہ، 2007ء)، ص147
Muhammad ‘Alam Mukhtār Haq, Majalis Ulema’, (Lahore,Maktba Nabvia, 2007),P:147

ڈاکٹر غلام فاروق سید نعیم الدین مراد آبادی کی تحریک پاکستان میں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ "آپ نے ماہنامہ السواد الاعظم جاری کیا جس میں "دو قومی نظریہ" کی بھرپور حمایت کی اور ہندوؤں کی عیاریوں کی خوب قلعی کھولی۔ ربیع الآخر 1347ھ کے شمارہ میں مدرسہ اہل سنت مراد آباد میں 18 ستمبر 1928ء کو آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس میں پاس ہونے والی قرارداد کا ذکر ہے کہ: یہ جلسہ نہرو کمیٹی رپورٹ کو مسلمانوں کے حق میں نہایت مضر سمجھ کر اس سے ناراضی کا اظہار کرتا ہے"[24]

علامہ غلام رسول سعیدی "صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی" کے عنوان سے تحریر کردہ مقالہ میں لکھتے ہیں کہ "صدر الافاضل نے اپنی فراست اور دور رس نگاہ سے 1920ء کے اواخر میں دو قومی نظریہ پیش کیا۔ اس کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر ٹھیک دس سال بعد ڈاکٹر اقبال نے محسوس کیا اور 1930ء کے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس (الٰہ آباد) میں ڈاکٹر اقبال نے اپنے صدارتی خطبہ میں اس حقیقت کا برملا اظہار کیا اور اس کے آٹھ سال بعد 1938ء میں قائد اعظم محمد علی جناح نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کر لیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صدر الافاضل نے قائد اعظم محمد علی جناح سے 18 سال پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا اور 1931ء میں سب سے پہلے صدر الافاضل نے تقسیم ہند کا تصور پیش کیا"[25]۔

علامہ محمد اقبال کے خطبہء الٰہ آباد کی تائید:

الہ آباد میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اکیسویں سالانہ اجلاس میں سیاسی پلیٹ فارم سے علامہ محمد اقبالؒ نے تقسیم ہند کی تجویز پیش کی۔ سید نعیم الدین مراد آبادی طبقہ علماء میں سے پہلی شخصیت تھے جنہوں نے شعبان المعظم 1349ھ بمطابق جنوری 1931ء میں "السواد الاعظم" میں اس تجویز کی بھرپور تائید کی اور لکھا کہ

"ڈاکٹر اقبال کی رائے ہے کہ ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، ایک ہندوؤں کا اور دوسرا مسلمانوں کا، ہندوؤں کو اس پر کس قدر غیظ آیا، یہ ہندو اخبارات دیکھنے سے ظاہر ہو گا، کیا یہ کوئی ناانصافی کی بات تھی؟ اگر اس سے ایک طرف مسلمانوں کو فائدہ ملتا ہے تو دوسری طرف ہندوؤں کو بھی اس نسبت سے نفع ملتا ہے۔ اس کو تو

---

[24]۔ ڈاکٹر غلام فاروق نعیمی، سید محمد نعیم الدین سے صدر الاضل تک، (ماہنامہ النعیمیہ، لاہور، 2004ء)، ص، 158
Dr. Gulām Fārooq N īmi, Syed Naīm al Dīn sy Sadar ul Afāzil tak,(MonthlyJournal,Al Naeemia,Lahore, 2004),V:1, P:158

[25]۔ علامہ غلام رسول سعیدی، مقالات سعیدی، (لاہور، فرید بک سٹال، 2007ء)، ص، 572
Allāma Ghulām Rasūl Sa'īdī, Maqālāt-e-S īdī,(Lahore,Farīd Book Stall, 2007), P: 572

کون جانتا ہے کہ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہو گا اور مستقبل کیا صورتیں سامنے لائے گا؟ لیکن ہندو اس وقت خالی بات بھی نوک زبان پر لانے کو تیار نہیں جو مسلمانوں کو اچھی معلوم ہو، اس وقت بھی کوئی مسلمان کہلانے والی جماعت ہندوؤں کا کلمہ پڑھتی ہے اور اپنی اس فرسودہ لکیر پیٹا کرے تو اس پر ہزار افسوس"

اسی شمارے میں آگے لکھتے ہیں کہ

"جب ہندو اپنی حفاظت اس میں سمجھتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے محلوں سے علیحدہ ہو جائیں اور اپنی حدود علیحدہ کرلیں تو مسلمانوں کو بھی احتیاط کرنی چاہیے ان کے کیساتھ کاروبار کرنے سے اور دونوں اپنی حدود جداگانہ اور سیاسی مباحث کو طے کرلیں یعنی ہندوستان میں ملک کی تقسیم سے ہندو مسلم علاقے جدا جدا بنالیں تاکہ باہمی تصادم کا خطرہ اور اندیشہ باقی نہ رہے ہر علاقے میں اسی علاقے والے کی حکومت ہو مسلم علاقہ میں مسلمانوں کی اور ہندو علاقہ میں ہندوؤں کی"[26]۔

باعزت اور مساویانہ شراکت داری:

1938ء میں قائداعظم محمد علی جناح کی کانگریس سے ایک میٹنگ ہوئی، قائداعظم محمد علی جناحؒ مسلم لیگ کی نمائندگی کررہے تھے۔ دوران گفتگو پنڈت جواہر لعل نہرو نے کسی بات کے جواب میں کہا ہمیں مسلمانوں کی برابری کی ضرورت نہیں، انہیں ہم اپنے ماتحت رکھیں گے جس پر قائداعظمؒ نے جواب دیا کہ

"ہم باعزت مساویانہ شرکت کرسکتے ہیں، ذلیل وماتحت ہو کر نہیں"[27]

اس پر پنڈت جواہر لعل نہرو نے بے اعتنائی کا مظاہرہ کیا اور قائداعظمؒ اٹھ کر چلے گئے، کانگرس کے اس رویہ پر صدرالافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

"دیکھو میں نہ کہتا تھا کہ ہندوؤں پر بھروسہ کرنا کسی وقت بھی صحیح نہ تھا: لایالونکم خبالا ودو ماعنتم قد بد ت البغضاءمن افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر-الایۃ- فرمان حق، حق نکلا کفار سے مسلمانوں کی فلاح و بہود کی توقع رکھنا سخت نادانی اور ناعاقبت اندیشی ہے"۔[28]

---

[26]-سید تراب الحق قادری، تخلیق پاکستان میں علمائے اہلسنت کا کردار، (لاہور، حماد احمد جاوید فارقی پبلشرز، 2015ء)، ص، 118

Syed Turāb ul Haq Qādrī, Takhlīq-e-Pākistān mai n̲ Ulema'-e-Ahlesunat ka kirdār,Lahore, (Lahore, Hammād Ahmad Jāved Fāruqi Publishers, 2015), P:118

[27]۔علامہ غلام رسول سعیدی، مقالات سعیدی، ص573

Allāma Ghulām Rasul Sa'īdī, Maqālāt-e-S īdī,P:573

کھدر پوش تحریک ہندوستانیوں کی توہین کا باعث:

کھدر کی تحریک پر مسٹر گاندھی اور ان کے ہم نوا کتنا بھی فخر کریں، مگر حقیقت میں یہ تحریک ہندوستانیوں کے حق میں سخت توہین ہے۔جو کام مشینوں سے کیا جاتا ہے اسے ہاتھ سے کر کے یہ امید رکھنا کہ ہم مشین والوں کو شکست دیں گے یہ خام خیالی ہے۔کیا دوسرے ممالک والے یہ نہ کہیں گے کہ ہندوستانیوں کی تہذیب وشائستگی، آرام وراحت انگریزوں کا صدقہ تھی،ان سے علیحدہ ہوتے ہی ان سب کے لباس اتر گئے۔یہ عزت ہے یا توہین؟[29]

قرارداد لاہور کی حمایت:

1940ء میں لاہور کے منٹو پارک میں مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں پورے ہندوستان سے مسلمان جمع ہوئے اور یک زبان ہو کر قرارداد پاکستان پاس کی اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی نمائندگی صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادیؒ کے عزیز شاگرد مولانا سید ابو الحسنات محمد قادریؒ جو کہ اس اجلاس میں بہت پر جوش کردار ادا کر رہے تھے نے کی ،جب یہ قرارداد منظور ہوئی تو علمائے اہلسنت نے مسلم لیگ کے اس مطالبے کی مکمل حمایت کا اعلان کیا اور صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادیؒ نے ہندوستان کے کونے کونے میں علمائے اہلسنت کے ہمراہ نظریہ پاکستان کی اہمیت واضح کی۔صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادیؒ نے مدراس، گجرات، کاٹھیاواڑ، دہلی، جوناگڑھ، راجپوتانہ، یوپی، پنجاب، بہار، بنگال، کلکتہ، چوبیس پرگنہ، ڈھاکہ، کرنافلی، سلہٹ، اور چاٹگام کے مسلسل دورے کئے اور قیام پاکستان کیلئے فضا ہموار کی۔[30]

مسلم لیگ کی حمایت:

سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے تحریک پاکستان کے دوران مسلم لیگ بارے فرمایا کہ "ہم نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر آنا علماء کی شایان شان نہ سمجھا لیکن علماء نے مسلم لیگ کے حریفوں کا سرگرمی کیساتھ مقابلہ کیا اور یہ

---

[28]۔ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی، حیات صدر لافاضلؒ، ص182
Muftī Syed Ghulām Moīn Ul Dīn Naīmī, Hayāt e Sadar ul Afazil,P:182

[29]۔ علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی، کھدر کی تحریک، مراد آباد، السواد الاعظم، محرم الحرام1349ھ ص5،6
Syed Naīm al Dīn Murādabādī,Khdar kī Tehrīk,(Murādabād,Alswād ul A'zam, Muḥarram ul Harām 1349), p:5،6

[30]۔ علامہ عبد الحکیم شرف قادری، عظمتوں کے پاسباں، ص314
Allāmaʿ Abd al Hakīm Sharf Qādrī,Azmaton Kay Pāsbān,P :314

مسلم لیگ پر کوئی احسان نہیں بلکہ ہمارا نقطہ نظر شروع سے ہی اسلامی تعلیمات کے ماتحت تھا۔اس جماعت نے کبھی غیر مسلموں پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کیا اب جو ایک قدم مسلم لیگ نے قرآن و سنت اور اس کے اسلامی احکام کی ترویج کا ذمہ اٹھایا تو علماء نے اسلام کی سر بلندی کیلئے مسلم لیگ کے حریفوں کا مقابلہ کیا"[31]

قیام پاکستان کا عزم صمیم:

سید نعیم الدین مرادآبادی کی پاکستان سے وارفتگی اور والہانہ محبت وعقیدت کا اندازہ ان کے عزیز شاگرد مولانا ابو الحسنات سید محمد قادری(صدر پنجاب آل انڈیا سنی کانفرنس)کے نام ایک سنی کانفرنس کے اجلاس کی تیاریوں کے حوالے سے لکھے گئے مکتوب سے عیاں ہوتی ہے ،مکتوب میں صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں کہ

"پاکستان" کی تجویز سے "جمہوریت اسلامیہ" کو کسی طرح دست بردار ہونا منظور نہیں،خود جناح اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں"۔[32]

اس بات سے اندازہ ہوتا کہ سید نعیم الدین مرادآبادی یہ بالکل واضح کر چکے تھے کہ قیام پاکستان کے مطالبے سے نہ صدر الافاضل پیچھے ہٹنے والے ہیں اور نہ ہی جمہوریت اسلامیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس)اگرچہ قائد اعظم بھی دستبردار ہوجائیں عوام اہلسنت اور علماء ومشائخ اہلسنت پاکستان بناکے دم لیں گے۔اس بات کا اعتراف ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سابق وائس چانسلر، کراچی یونیورسٹی کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ "برصغیر پاک وہند میں جتنی بھی تحریکیں چلیں ان سب کا مقصود ومدعا اسلامی معاشرہ کا قیام تھا۔درحقیقت تحریک ترک موالات کے بعد بریلی مکتبہ فکر کی قیادت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی،امام احمد رضا کے خلیفہ کے ہاتھ میں آگئی تھی۔انہوں نے اپنے دیگر رفقاء کیساتھ اپنے جماعتی پروگرام کو وسیع تر کیا اور ان کی شاخ پاکستان کے قیام کی جدوجہد میں ہمہ تن مصروف ہوگئی"۔[33]

---

[31]۔ محمد صادق قصوری، تحریک پاکستان اور علمائے کرام،(لاہور،شاکر پبلی کیشنز،2019ء)،ص146-147

Muhammad S ādiq Qas ūrī, Tehrīk Pākistān aūr Ulema-e-Kirām,(Lahore, Shākir Publications, 2019),P:146,147

[32]۔ محمد صادق قصوری، تحریک پاکستان اور علمائے کرام،ص146

Muhammad S ādiq Qas ūrī, Tehrīk Pākistān aūr Ulema-e-Kirām, P:146

[33]۔ ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری، تحریک پاکستان میں مولانا نعیم الدین مرادآبادی اور ان کے مشاہیر خلفاء کا حصہ،ص64

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس 1946ء:

27-28-29-30 اپریل 1946ء کو چار روزہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں منعقد ہوئی تو سید نعیم الدین مرادآبادی اس کانفرنس کے ناظم اعلیٰ تھے جبکہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی صدارت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری (1841ء-1951ء) فرما رہے تھے۔ اجلاس میں مسلمانوں کو قیام پاکستان کی غرض وغایت سے آگاہ کیا گیا، خطبہ استقبالیہ محدث اعظم کچھوچھوی نے پڑھا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس میں صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی نے لندن سے آئے وزارتی مشن (لارڈ پیتھک لارنس، سر سٹیفورڈ کرپس، اے۔ وی الیگزینڈر) کو بھی مدعو کیا، لیکن عین موقع پر مصروفیت کا بہانہ بنا کر شرکت سے معذرت کر لی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس میں 5 ہزار علماء ومشائخ اور 2 لاکھ سے زائد حاضرین تھے۔ تمام اہل بصیرت کا اتفاق ہے کہ علماء ومشائخ کا اتنا عظیم اجتماع پاک وہند میں چشم فلک نے نہ دیکھا تھا۔[34]

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس 1946ء کی تاریخی قراردادیں:

آل انڈیا سنی کانفرنس میں سید نعیم الدین مرادآبادی کی یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی:

"آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ ءِ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماؤ مشائخ اہلسنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو"[35]

پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ اور اسلامی لائحہ عمل مرتب کرنے لئے ایک اور قرارداد بھی پاس کی گئی اور اسلامی حکومت کے لئے مکمل لائحہ عمل مرتب کرنے لئے حسب ذیل علماء کرام وفقہاء عظام پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی:

Dr.Jalāl Ul Dīn Ahmad Noorī, Tehrīk Pakistan main Molānā Naīm al Dīn Murādabādī or unkay Mashāhīr Khulafa Ka Hissa,p:64

34۔ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی، حیات صدر لافاضل، ص189

Muftī Syed Ghulām Moīn Ul Dīn Naīmī, Hayāt e Sadar ul Afazil,P:189

35۔ محمد صادق قصوری، تحریک پاکستان اور علمائے کرام، ص146

Muhammad Sādiq Qasūrī, Tehrīk Pākistān aūr Ulamā-e-Kirām,P:146

1۔ مولانا شاہ سید محمد محدث اعظم ہند کچھوچھوی
2۔ مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی
3۔ مفتی اعظم ہند مولوی شاہ مصطفیٰ رضا خان
4۔ صدر الشریعہ مولانا مولوی امجد علی
5۔ مبلغ اعظم مولانا مولوی عبد الحلیم صدیقی میرٹھی
6۔ مولانا مولوی عبد الحامد قادری بدایونی
7۔ مولانا سید شاہ دیوان آل رسول علی خان اجمیر شریف
8۔ مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری لاہور
9۔ مولانا شاہ قمر الدین، سیال شریف
10۔ پیر سید شاہ عبد الرحمن بھرچوندی شریف (سندھ)
11۔ مولانا سید زین الحسنات مانکی شریف
12۔ خان بہادر حاجی بخشی مصطفیٰ علی (مدراس)
13۔ مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری لاہور

اور اس کمیٹی کو اختیار دیا گیا کہ یہ حسب ضرورت مزید نمائندوں کو شامل کریں اور اضافہ میں تمام صوبہ جات کے نمائندے شامل کئے جائیں۔[36]

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اس اجلاس سے تحریک پاکستان کو بے پناہ تقویت و مقبولیت حاصل ہوئی بلاشبہ یہ اجلاس قیام پاکستان کیلئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے قائدین امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، پیر سید محمد صاحب محدث کچھوچھوی، صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی بلاشبہ بانیان پاکستان میں شمار ہوتے ہیں۔

سنی کانفرنس کی مقبولیت:

اجلاس بنارس بارے مولانا عبد الحامد بدایونی لکھتے ہیں کہ "میں نے اپنی چالیس سالہ زندگی میں صدہا کانفرنسیں دیکھیں، بیسیوں خود منعقد کیں، لیکن میں کہتا ہوں کہ بنارس کی سنی کانفرنس کی طرح گذشتہ چالیس سالوں میں ایک کانفرنس بھی منعقد نہ ہو سکی، ہندوستان کے ہر صوبہ کے علماء و مشائخ جس کثیر تعداد کیساتھ بنارس تشریف لائے کسی اور مقام و شہر میں اس نوعیت کا کوئی اجلاس نہیں ہوا"[37]

مولانا عبد الحکیم شرف قادری، جہان رضا میں لکھتے ہیں کہ

---

[36]۔ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی، حیات صدر لافاضل، ص192
Muftī Syed Ghulām Moīn Ul Dīn Naīmī, Hayāt e Sadar ul Afazil,P:192

[37]۔ مولانا عبد الحامد بدایونی، صدر الافاضل کی دینی و سیاسی اور تنظیمی کاوشوں پر ایک نظر، ماہنامہ النعیمیہ، ص105
Molānā ʻAbdul Hamid Bidāyuni,Sadar Ul Afāzil ki dīni or Tanzīmī kāwishon par aīk Nazar, MonthlyJournal,Al Naeemia,Lahore,2004,P:105

"صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی کی مساعی کی ہمہ گیری اور سنی کانفرنس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے ممبران کی تعداد ایک کروڑ سے متجاوز ہو گئی"۔[38]

برلہ سیٹھ اور کانگرس کی پیشکش:

ہندوؤں اور کانگرس کے گٹھ جوڑ کے حوالے سے علامہ جلال الدین ڈیروی نے لکھا ہے کہ: 1945ء-1946ء کے انتخابات میں مسلمانوں کے ضمیر پیسے سے خریدنے کی پوری کوشش کی اور بڑے بڑے لیڈر اور بڑے بڑے جبہ و دستار والے برلہ سیٹھ کے پیسہ پر ہار گئے اور ضمیر کا سودا کر لیا۔ علامہ جلال الدین ڈیروی مزید لکھتے ہیں جامعہ نعیمیہ مراد آباد کو کانگرس اور برلہ سیٹھ کی جانب سے 13 لاکھ کی پیشکش کی گئی جبکہ دارالعلوم منظر الاسلام بریلی کو 15 لاکھ کی آفر ہوئی جس کو سید نعیم الدین مراد آبادی نے ان الفاظ کیساتھ مسترد کیا

"یکم نومبر 1945ء کو جناب مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی، جناب سید محمد محدث کچھو چھوی، نواب زادہ لیاقت علی خان کے ہمراہ مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں خطاب کرنے کے لئے آئے تو صدر الافاضل نے مسلم لیگی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کی منزل قریب ہے، ہمت باندھو، مزید کہا کہ دیوبند کو کانگریس اور برلہ سیٹھ کی دوستی پر ناز ہے اور ہمیں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی مدد پر بھروسا ہے، ہم اپنے نیک مقصد میں کامیاب ہونگے"۔[39]

سید محمد نعیم الدین مرادآبادی کی پاکستان آمد:

1948 میں صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی بہ معیت محدث اعظم ہند سید محمد صاحب کچھو چھوی (صدر آل انڈیا سنی کانفرنس) تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی (نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس) حکیم مفتی سید غلام معین الدین نعیمی (منصرم آل انڈیا سنی کانفرنس) دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور تشریف لائے۔ یہاں مقامی علماء اور زعماء سے اسلامی دستور کے سلسلے میں تبادلہ خیال کیا۔ اس کے بعد کراچی تشریف لے گئے وہاں مقامی علماء اور مرکزی وزراء سے اسلامی دستور بارے متعدد ملاقاتیں ہوئیں۔ بالآخر طے یہ پایا کہ پاکستان کیلئے اسلامی دستور

[38]۔ علامہ جلال الدین ڈیروی، تحریک پاکستان میں علمائے کرام کا کردار، (لاہور، مکتبہ نبویہ، 2018ء)، ص 247

‘Allāma Jalāl Ul Dīn ḏīrvī, Tehrīk Pākistān main Ulamā-e-Kirām ka kirdār, (Lahore,Maktba Nabvia, ,2018),P:247

[39]۔ محمد صادق قصوری، تحریک پاکستان میں علمائے کرام کا کردار، لاہور، ص 160

Muhammad Sādiq Qasūrī, Tehrīk Pākistān aūr Ulamā-e-Kirām,P:146

کا خاکہ صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی اسلامی اصول اور ضوابط کے تحت مرتب فرمائیں گے، ہم اس کو پاکستان کی قومی اسمبلی سے منظور کرائیں گے۔ چنانچہ سید نعیم الدین مرادآبادی نے اس کا وعدہ فرمایا کہ میں مراد آباد واپس جا کر پاکستان کیلئے "اسلامی دستور" مرتب کر کے بھیج دونگا۔ آپ کراچی میں قیام کے دوران ہی سخت علیل ہو گئے، چنانچہ مختصر قیام کے بعد لاہور سے ہوتے ہوئے مراد آباد تشریف لے گئے۔ مرادآباد پہنچنے کے بعد علالت کے باوجود پاکستان کے علماء اور زعماء سے کئے ہوئے وعدے کو ایفاء کرنے کا عزم صمیم فرمایا اور پاکستان کیلئے "دستور اسلامی" کی ابھی چند دفعات ہی مرتب فرما سکے تھے کہ پیام اجل آگیا۔[40]

سید محمد نعیم الدین مرادآبادی کا تحریر کردہ آئین:

آل آنڈیا سنی کانفرنس کی تصریحات کے مطابق پاکستان سے وہ آزاد اسلامی حکومت مراد ہے، جو ہندوستان کے اندر شریعت مطہرہ کے مطابق فقہی اصول پر قائم کی جائے گی۔

1۔ اس حکومت کا فرماں روا، ایک سنی امیر ہو گا۔

2۔ اس امیر کو مسلمانان اہل سنت کی اکثریت منتخب کرے گی۔

3۔ وہ امیر دین دار اور مدبر اہل اسلام کی ایک جماعت کو شوریٰ کیلئے منتخب کرے گا۔

4۔ جماعت شوریٰ امیر کے ماتحت ہو گی۔

5۔ جماعت شوریٰ کی تجاویز، امیر کی منظوری کے بعد مکمل سمجھی جائیں گی۔

6۔ امیر، جماعت شوریٰ کے مشورہ سے ایک وزیر اعظم کا انتخاب کرے گا۔

7۔ یہ وزیر جملہ امور داخلہ و خارجہ کے نظم و نگرانی کا کفیل ہو گا۔

8۔ وزیر اعظم، محکمہ جات سلطنت کیلئے جدا جدا وزیر نامزد کر کے امیر سے منظوری حاصل کرے گا۔

9۔ امیر کی منظوری کے بعد یہ وزراء اپنے اپنے محکمے کا کام ہاتھ میں لیں گے اور حسب ضرورت عہدہ دار اور محکمے مقرر کریں گے۔

10۔ محصولات، شرع کے مطابق فقہ کی رہنمائی سے مقرر کئے جائیں گے۔

[40]۔ علامہ عبد الحکیم شرف قادری، عظمتوں کے پاسباں، ص 315

Allāmaʿ Abd al Hakīm Sharf Qādrī, Azmaton Kay Pāsbān, P :315

11۔ غیر مسلم رعایا کو معاہد بنایا جائے گا اور انہیں امن دیا جائے گا اور ان کے جان اور مال کی حفاظت حکومت کے ذمہ ہو گی۔[41]

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی ابھی پاکستان کیلئے "اسلامی دستور" کی مذکورہ گیارہ دفعات ہی لکھنے پائے تھے کہ علالت نے غلبہ کیا، یہاں تک ماہ اکتوبر 1948ء میں اس جہان فانی سے دارالبقاء کی جانب رحلت فرما گئے۔ اور یہ دستوری خاکہ مرتب نہ فرما سکے۔ اگر صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی کو قدرت مہلت عطا کرتی تو یقینا یہ مملکت خداداد پاکستان کو سرزمین بے آئین کے طعنے نہ سننے پڑتے اور نہ اس میں کیمونزم، سوشلزم اور سیکولرزم کے نظاموں میں الجھانے کی کوشش کی جاتی اور یہ بحث بھی ہمیشہ کیلئے دفن ہو جاتی کہ قائداعظم محمد علی جناح کونسا پاکستان چاہتے تھے، مملکت خداداد پاکستان میں پھر مکمل اسلامی نظام رائج ہوتا جس کا خواب صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی نے آنکھوں میں سجا کے مطالبہ پاکستان کی حمایت کی۔

مفتی غلام معین الدین نعیمی حیات صدر الافاضل میں "تاجدار اہل سنت کی سیاسی بصیرت" کے عنوان سے اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں کہ "آج دنیا میں نہ مبصرین سیاست ہیں، نہ مفکرین حکومت۔ ہر ایک اپنی، اپنی کرسی کا خواہش مند ہے۔ ان کی بلا سے قوم ڈوبے یا ترے، ملک رہے یا نہ رہے، نظام بگڑے یا سنورے۔ اللہ ان خود غرضوں کی اصلاح فرمائے جو خود غرضی کے بہاؤ میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ میرے مخدوم صدر الافاضل کی ہستی ایک کوہ گراں تھی کہ ان کی اوٹ میں ہزاروں کارواں کوہ گراں بن گئے۔ وہ حکمت عملی سے گمراہوں کو راہ راست پر لائے، غیروں اور دشمنوں کو اپنا بنایا۔ آہ! وہ آج ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں، مگر ان کے فیض روحانی سے ہم آج بھی مایوس نہیں۔[42]

نتیجہ بحث

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے مسلمانان برصغیر کی علمی، فکری، مذہبی، سیاسی و سماجی ہر میدان میں رہنمائی کی اور برصغیر پاک وہند کو ایسی نابغہ روزگار ہستیاں تیار کر کے دیں جن کو پاک وہند میں بلند مقام

41- ثاقب رضا قادری، سید غلام معین الدین نعیمی-حیات وخدمات، (لاہور، دار النعمان پبلیشرز، 2018ء)، ص274-275
Sāqib Razā Qādri, Syed Ghulām Moīn Ul Dīn Na'īmī- Hayāt o Khidmāt,(Lahore,D ār al Nʿamān Publishers, 2018),Page:274,275

42۔ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی، حیات صدر لافاضل، ص177
Muftī Syed Ghulām Moīn Ul Dīn Naīmī, Hayāt e Sadar ul Afāzil,P:177

حاصل ہے۔سید محمد نعیم الدین مراد آبادی مشکل کی ہر گھڑی میں رہبر ملت کی حیثیت سے قوم کے پیشوا بن کر نظر آئے۔تحریک خلافت وترک موالات میں سید نعیم الدین مرادآبادی کا کردار ناقابل فراموش ہے۔اسی طرح جب شدھی و سنگھٹن کی تحریکات چلیں تو نہ صرف ان کا سدباب کیا بلکہ ساڑھے چار لاکھ مرتدوں اور ڈیڑھ لاکھ ہندوؤں کو مسلمان کرنے کی سعادت بھی سید نعیم الدین مرادآبادی کی رہنمائی میں قائم ہونے والی جماعت رضائے مصطفی کے حصہ میں آئی۔دو قومی نظریہ کی شدومد سے حمایت کی اور علامہ اقبالؒ کے خطبہ الٰہ آباد کی سب سے پہلے نہ صرف تائید کی بلکہ قائد اعظمؒ سے بھی پہلے تقسیم ہند کا تصور عقلی و منطقی انداز میں پیش کیا۔مسلمانان ہند کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے اور ان میں سیاسی شعور کی بیداری کیلئے الجمعیۃ العالیہ المرکزیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس) قائم کی جس کے ذریعے سے مسلم لیگ کی غیر مشروط حمایت کی اور قیام پاکستان کیلئے ہر امکانی قربانی کا عہد اور عملی جدوجہد کی۔سید نعیم الدین مرادآبادی یہ جانتے تھے کہ آپ کی قیام گاہ مراد آباد پاکستان میں شامل نہ ہوسکے گی اس کے باوجود 5 ہزار علماء ومشائخ اور 2 لاکھ سے زائد حاضرین کی موجودگی میں بنارس کے مقام پر سنی کانفرنس میں یہ اعلان کیا کہ "پاکستان" کی تجویز سے آل انڈیا سنی کانفرنس کو کسی طرح دست بردار ہونا منظور نہیں ،خود جناح اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں"۔قیام پاکستان کے بعد مسلم لیگی قائدین کی خواہش پر آئین پاکستان تحریر کرنے کی ذمہ داری قبول کرنا پاکستان اور اہل پاکستان سے آپکی والہانہ عقیدت و محبت کا ثبوت ہے۔اگر فرشتہ اجل مہلت دیتا تو پاکستان کو "سرزمین بے آئین" کے طعنے نہ سننے پڑتے۔مسلمانان برصغیر کے سیاسی شعور کی بیداری اور عملی جدوجہد میں سید نعیم الدین مرادآبادی کی خدمات بلاشک وشبہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں کوئی مانے یا نہ مانے سید نعیم الدین مرادآبادی مسلمانان ہندوپاک کے محسن ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License